مجاہدِ اعظم

حصہ اول

شاکر حسین امروہوی

maablib.org

کراچی

مجاہدِ اعظم

حصۂ اول

تحقیقاتِ صحیح و سوانحِ مستند حضرت سید الشہدا امام الثقلین امام حسینؑ

اور

مکمل حالات و اسباب واقعۂ ہائلۂ کربلا

مصنفہ

مورخِ نامور و محققِ بے بدل

حضرت مولوی سید شاکر حسین صاحب نقوی امروہوی

ناشرین

کارکنانِ اردو و ادبستان جے پور

مطبوعہ علمی الیکٹرک پریس دہلی

قیمت چار روپے

(۱۳) حضرت اور آپ کے رفقا کے ہاتھ سے مقتولین کی تعداد

فوج مخالف کی تعداد میں بعض علماء شیعہ نے حیرت انگیز مبالغہ کیا ہے بعض نے پانچ لاکھ بعض نے نو لاکھ مگر سب سے بڑھ چڑھ کر آقائے دربندی نے چھ لاکھ سوار اور دو کرور پیادے تحریر فرمائے ہیں اور مطلق اس کے لوازم پر خیال نہ کیا۔ آقائے موصوف جو ایسے مبالغوں میں سب سے آگے ہیں۔ اسرار الشہادت میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت کے ہاتھ سے تین لاکھ، حضرت عباس کے ہاتھ سے ۲۵ ہزار اور دوسروں کے ہاتھ سے ۲۵ ہزار اس طرح کل ساڑھے تین لاکھ کوفی قتل ہوئے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان فضول اور لغو مبالغوں سے آقائے موصوف نے کیا نتیجہ خیال کیا تھا۔ کیا حضرت کی شجاعت کا اظہار بغیر ان لغویات کے نہیں ہو سکتا اگر آپ نے ان حوصلہ شکن صدمات اور ناقابل برداشت بھوک پیاس میں سو دو سو آدمی بھی قتل کئے تب بھی آپ اشجع الناس قرار پاتے ہیں۔ دیکھو جبیں کار کرن نے حضرت اور انصار حضرت کی شجاعت کو تمام دنیا کے شجاعوں پر کس خوبی کس متانت اور کس حجتِ قاطع کے ساتھ فائق ہونا ثابت کیا ہے اور ایسی محکم اور استوار دلیل پیش کردی ہے جس کے سامنے اس یاوہ سرائی اور تارِ عنکبوت کی ضرورت ہی نہیں۔ شجاعت ثابت قدمی اور قوتِ قلب کا نام ہے، نہ ایسی بیہودہ روایتوں کے اسناد کا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت نے متواتر کئی حملے کئے اور ہر حملہ میں دس دس ہزار لاشیں بچھا دیں۔ بھلا اس مبالغہ کا کچھ ٹھکانا ہے۔ اسی طرح علامہ ابو اسحٰق اسفرائنی نور العین میں مقتولین کوفہ کی تعداد تیس ہزار بیان کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی مبالغہ سے خالی نہیں کیونکہ کل سپاہ مخالف ۳۰ ہزار سے زائد نہیں تھی اس میں شک نہیں کہ کئی ہزار آدمی کھیت رہے مگر ان کا شمار چار یا پانچ ہزار سے زیادہ نہ تھا۔ ابن

شہر آشوب اور محمد ابن ابی طالب اپنی تحقیق میں ان مقتولین کی تعداد جو صرف حضرت کے ہاتھ سے مارے گئے ایک ہزار نو پچاس لکھتے ہیں جو بالکل قرین قیاس ہے۔

اتنے آہن پوش لوگوں کا ایک ہی شخص کے ہاتھ سے درحالیکہ وہ بھوک اور پیاس سے جاں بلب ہو۔ تمام انصار و اقربا اس کی آنکھوں کے سامنے قتل ہو چکے ہوں انبوہِ مصائب اور روحانی و جسمانی صدمات نے اس کے تمام قوائے کو مضمحل و بیکار کر دیا ہو، اس پر آلام و نوائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔ آغشتۂ خون و خاک ہو جانا ایسا حیرت انگیز کارنامہ ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہے اور جنگی تاریخ میں ایسا شاندار اور زرین واقعہ ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے اولین اور آخرین کے بہادرانہ افسانے قطعاً و حتماً معذور ہیں۔ ع واللہ کہ اے حسینؑ کار کردی۔

(۱۴) فاطمہ صغریٰ کا آنا

(۱۴) ان ہی موضوع روایات میں فاطمہ صغرے بنت الحسین کے قاصد کا اس وقت کہ جب آپ بالکل تنہا رہ گئے تھے کربلا میں آنا بہت مشہور ہے جس کو محض بکا و ابکا کے لئے وضع کیا گیا ہے اس مسئلہ پر ہمیں زیادہ بحث کرنے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ فاطمہ صغری حضرت کے ہمراہ کربلا میں موجود تھیں اور آپ نے اپنی کسی بیٹی کو مدینہ میں نہیں چھوڑا۔ اس کے علاوہ تاریخ و سیر کی تمام مستند کتابیں اس ذکر سے خاموش ہیں جب اس واقعہ کی کچھ اصلیت ہی نہیں تو قاصد صغری کا کربلا میں آنا محض بے اصل و بے بنیاد ہونے میں کیا شبہ باقی رہ سکتا ہے۔

(۱۵) حضرت جبرئیل کا میدان کربلا میں نزول

(۱۵) یہ امر مسلّمہ ہے کہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے مرتبۂ عالی کا احصا،